

لطیفہ ۴۰

پرہیز گاری، دنیا سے بے رغبتی، اور تقویٰ کا بیان

قال الاشرفؒ

حضرت سید اشرف جہاں گیرؒ نے فرمایا، زہد خواہش نفس
سے علاحدہ ہو جانا ہے۔

الزهد هو الاعتزال عن ميلان النفس

مشائخ کے اقوال میں بیان کیا گیا ہے کہ پرہیز گاری کے پانچ مراتب ہیں۔

(۱) مرتبہ اول عدل ہے یعنی جو بات ظاہری شرع کے حکم سے حرام ہے اس پر عمل نہ کرے ورنہ گنہگار اور بدکار ہوگا۔ عمومی طور پر عام مسلمان پرہیز گاری کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

(۲) مرتبہ دوم نیکو کاروں کے لیے ہے، یعنی جس چیز کے بارے میں حرام ہونے کا فتویٰ نہیں ہے لیکن اس میں (ذرا سا بھی) شبہ ہے تو اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ پھر شبہ کے بھی تین قسمیں ہیں:

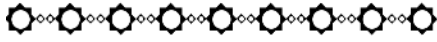
(الف) وہ بات جس سے پرہیز کرنا واجب ہے مثلاً جس بات میں ریا کا شبہ ہو یا غصہ کرنا۔

(ب) وہ بات جس سے پرہیز کرنا مستحب ہے جیسے بادشاہوں یا امیروں کا کھانا قبول کرنا۔

(ج) وہ بات جس سے وسوسہ پیدا ہو پرہیز کرنا لازم ہے جیسے شکار کا گوشت شاید بھاگے ہوئے جانور کا گوشت ہو۔

(۳) مرتبہ سوم متقیوں کے لیے ہے، جو حلال سے بھی پرہیز کرتے ہیں، مثلاً حضرت عمر بن عبدالعزیز کے باپ کے لیے منقول ہے کہ ایک مرتبہ مال غنیمت میں آیا ہو مشک اُن کے سامنے لایا گیا لیکن آپ نے اسے نہیں سونگھا کہ اس پر مسلمانوں کا حق ہے۔ نقل ہے کہ ایک شخص کسی بیمار کے پاس بیٹھا تھا، بیمار مر گیا، اہل خانہ نے چراغ روشن کیا تو وہ شخص روشنی سے دور چلا گیا کہ چراغ کی روشنی پر صرف وارثوں کا حق ہے۔

(۴) مرتبہ چہارم صدیقیوں کے لیے ہے جو حلال چیز سے محض اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ شاید وہ چیز کسی ناجائز ذریعے سے حاصل کی گئی ہو، جیسے کہ بشر حافی نے سلطان کی جاری کردہ نہر کا پانی نہیں پیا (اور فرمایا) کہ معلوم نہیں کہ کس طرح



کی آمدنی سے یہ نہر کھودی گئی ہے۔

(۵) مرتبہ پنجم مقریوں اور موحدوں کے لیے ہے جو اشارہ حق کے بغیر کھانے پینے کو حرام سمجھتے ہیں، قال المحققین ورع العوام من المحرمات وورع الخواص من المحملات وورع الصديقين ممن سوى الله یعنی بعض محققوں نے کہا ہے کہ عوام کی پرہیزگاری حرام چیزوں سے بچنا ہے، خواص کی پرہیزگاری (مشتبہ) حلال چیزوں سے بچنا ہے اور صدیقین ماسوی اللہ سے پرہیز کرتے ہیں۔

حضرت قدۃ الکبریٰ فرماتے تھے کہ محققوں کے نزدیک زہد زہد کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ہونی بھی نہیں چاہیے کیوں کہ خود دنیا کی اتنی قدر و قیمت نہیں ہے کہ اس کے ترک کرنے والے کو زہد کہا جائے، قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ط (آپ فرما دیجیے کہ دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے) سے دنیا کم حیثیت ہونا ثابت ہے۔ الزهد فی الدنیا یدبح البدن والزهد فی الآخرة یدبح القلب والاقبال الی اللہ تعالیٰ یدبح الروح یعنی دنیا سے پرہیز کرنا بدن کو ذبح کرنا ہے، آخرت سے پرہیز کرنا قلب کو ذبح کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا روح کو ذبح کرنا ہے۔

حضرت گنج شکر سے نقل کرتے ہیں۔ (آپ نے فرمایا) تین باتیں زہد کی نشانیاں ہیں، جس شخص میں یہ تین باتیں نظر نہ آئیں وہ زہد نہیں ہے۔

(۱) اول دنیا کی شناخت اور اس کے معاملات سے دست برداری

(۲) دوم اپنے مولا کی خدمت اور اس میں مصروفیت

(۳) سوم آخرت کی آرزو مندی اور اس کی طلب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ط (اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نجات کی راہ پیدا کر دے گا اور اس کو روزی دے گا جہاں سے اس کا گمان (بھی) نہ ہو)۔ (درحقیقت) متقی وہ ہے جس کی روزی کسب سے حاصل نہ ہو۔ قال عليه السلام، نِعْمَ كَلْ مَوْمِنٍ تَقَى اَيْضًا الْمُتَقَى مِنْ اتَقَى رُوَيْتَهُ تَقْوَانَهُ وَلَمْ يَرِ نَجَاتَهُ یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا، ہر مومن متقی بہتر ہے اور نیز متقی وہ ہے جو اپنا تقویٰ دیکھنے سے ڈرتا ہے اور اپنی نجات کے بارے میں کچھ نہیں جانتا (سوائے اپنے مولا کے فضل کے)۔

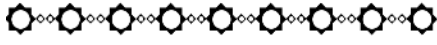
پاکیزگی تین باتوں پر منحصر ہے:

(۱) ایک حسن توکل جو چیز اسے حاصل ہو اس پر توکل کرے۔

(۲) دوسرے حسن رضا، جو چیز اسے حاصل نہ ہو اس پر راضی رہے۔

ط پارہ ۵۔ سورہ النساء، آیت ۷۷۔

ط پارہ ۲۸۔ سورہ الطلاق۔ آیات ۲ اور ۳۔



(۳) تیسرے حسنِ صبر، جو چیز اس سے فوت ہو جائے اس پر صبر کرے۔
 متقی کے لیے لازم ہے کہ وہ عزیمت پر کاربند ہو اور رخصت کی فکر میں نہ رہے۔ جس شخص کا دل مفتی ہے وہ اپنے دل کے فتوے پر عمل کرے ایسا شخص متقی اور نیک بخت ہوتا ہے۔
 پرہیزگاری بھی ہر شخص کی نسبت سے متضاد ہوتی ہے۔ شریعت میں متقی وہ ہے جو اعضا و جوارح کے گناہوں اور ان کے سبب اصلی سے اعراض کرتا ہے۔ طریقت میں متقی وہ ہے جو باطن کی برائیوں، نفس کے خطروں اور جسم کی بے جا خواہشوں سے بچتا ہے۔ حقیقت کی نظر میں متقی وہ ہے جو ماسوی اللہ سے اعراض کرتا ہے۔ تھوڑے اور زیادہ میں فرق ہوتا ہے۔ تھوڑی چیز کا اختیار کرنا آسان ہوتا ہے۔ چنانچہ جاہ و اقتدار کی محبت، کشف و کرامت، زمین طے کرنا اور ہوا میں اڑنا اور اسی طرح کی باتیں ان کے علاوہ ہر وہ شے جو غیر اللہ ہوتی ہے مثلاً حور و قصور، محبت و جدائی وغیرہ، حقیقی متقی ان کی جانب متوجہ نہیں ہوتا۔